بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۲۰ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۳۰ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۲۰ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۷ ماہ ظہور (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل ۱۰۰.۶ تک ٹمپریچر ہوا۔ آج صبح ۹۹.۶ ہے۔ گلے میں اور کانوں میں درد کی شکایت ابھی بدستور ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے بہتر ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

قادیان ۱۸ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گذشتہ رات نیند آ گئی۔ مگر آج صبح ۹ بجے کے قریب ہاتھ کے جوڑ میں بہت تیز درد اٹھا۔ جسکا بقیہ ابھی تک ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا جس میں رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔

ظالم طبع مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی ضروری ہے

جلال پور جٹاں میں ظالم طبع اور ستم شعار لوگوں نے ایک احمدی خاتون کی لاش کی بے حرمتی کرکے ستم شعاری اور قانون شکنی کا جو ثبوت دیا۔ اس کا ذکر ہم "الفضل" کے گذشتہ پرچوں میں کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ ضلع گجرات کے ذمہ دار افسران نے جس طرح لاش کو دفن کرانے میں اپنی فرض شناسی اور قانون کی پابندی کرانے میں قابل تعریف سرگرمی کا ثبوت دیا تھا اسی طرح بعد کے اس حادثہ کو بھی وہی وقعت دیں گے۔ جس کا یہ مستحق ہے۔ اور مجرموں کے اپنے کئے کا خمیازہ بھگتنے کے لئے ضروری کارروائی کر رہے ہونگے۔

اگر حالات اور پیش آمدہ واقعات کو دیکھا جائے۔ تو مجرمین کا پتہ لگانا اور ان کے نہایت ہی ظالمانہ فعل کا ثبوت مہیا ہونا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ اس فتنہ کا سب سے بڑا بانی مبانی سرحدی مولوی لطف اللہ خطیب جامع مسجد جلال پور جٹاں ہے۔ اور اس کے بار بار کے اشتعال اور فتوے کی وجہ سے جن لوگوں نے اس دست درازی بلکہ جرم کا ارتکاب کیا۔ وہ بھی ذمہ دار حکام کو معلوم ہی ہیں۔ پھر جن لوگوں نے مولوی مذکور کے کہنے پر کھدی ہوئی قبر مٹی ڈالکر اس لئے بند کر دی تھی۔ کہ لاش دفن نہ کی جا سکے۔ ان کا پتہ بھی بآسانی لگ سکتا ہے۔ جو انسپکٹر صاحب گجرات سے سب سے پہلے موقعہ پر پہنچے۔ انہوں نے مولوی لطف اللہ اور اس کے سرگرم پیرووں کا پتہ لگا کر ان کو اپنے پاس بلایا اور انسانیت کے نام پر ان سے اپیل کی تھی۔ کہ لاش کی بے حرمتی نہ کریں۔ اور اسے دفن کرنے دیں۔ مگر باوجود یہاں تک کہہ دینے کے کہ احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کرنا بھی گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اور جو اس میں روک بنیں گے وہ مجرم قرار پائیں گے۔ مولوی صاحب مذکور اور انکے پیرو اپنی شرارت پر اڑے رہے۔ یہ سب لوگ معلوم ہی ہیں۔

پھر اسی دن انسپکٹر صاحب جمعیت لیکر مولوی مذکور جب جمعہ کی نماز پڑھانے گیا۔ تو خطبہ جمعہ میں اس نے پھر عوام کو لاش دفن کرنے میں مزاحمت کرنے کی تلقین کی۔ اور انتہائی طور پر اشتعال دلایا۔ اور معاملہ کو اس قدر نازک بنا دیا۔ کہ انسپکٹر صاحب افسران بالا کو حالات کی نزاکت کی اطلاع دینے پر مجبور ہو گئے اور خطرہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے۔ ڈی ایم اور ڈی۔ ایس۔ پی صاحبان کو معہ پولیس گارد فوراً آنا پڑا۔ لیسے ذمہ دار حکام نے بھی مولوی مذکور اور اسکے پیرووں کو شرارت سے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور مولوی مذکور اور اسکے معلومہ پیرووں نے مزاحمت سے باز رہنے سے انکار کر دیا جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ تو ذمہ دار حکام کو اپنی موجودگی اور پولیس گارد کی حفاظت میں لاش دفن کرانی پڑی۔ اسکے بعد چونکہ افسران کو معلوم ہوا کہ شرارت کرنے والوں میں سے کئی لوگ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ میت کو دفن کر دینے سے معاملہ ختم نہیں ہو گیا۔ ہم میت کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دینگے۔ اور یہ خطرہ یقینی تھا۔ اسلئے پولیس نے قبر پر ایک کنسٹیبل چند دن بغرض حفاظت متعین کر دیا۔ اسکے مقابلہ میں مولوی مذکور نے ۲۲ جولائی کو ایک جلسہ کیا۔ جسمیں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلمان سارے قصبہ میں ہڑتال کریں۔ چنانچہ ہڑتال کی گئی۔ جسکا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ انہی لوگوں نے جنہوں نے انسپکٹر صاحب کے سمجھانے پر شرارت سے باز رہنا گوارا نہ کیا تھا پھر اسے ڈی۔ ایم۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی صاحبان کے احکام کی پرواہ نہ کی تھی۔ انہوں نے لاش کی بے حرمتی کرنیکا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور اس بات کا اتنا چرچا ہو گیا کہ متوفیہ کے خاوند نے بنظر حفاظت قبر کا چبوترہ پختہ بنوا دیا۔ اور جہاں تک ممکن تھا سیمنٹ سے اسکو خوب مضبوط کیا

ان حالات کے علاوہ جن سے مجرمین کا پتہ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قبرستان میں چوکیدار کی کوٹھڑی متوفیہ کی قبر کے سامنے اور بالکل قریب ہی تھی۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک نہایت پختہ قبر اکھیڑنے۔ لمبے کھودنے تابوت کے توڑنے اور پھر لکڑیاں ڈالکر آگ لگانے کا پتہ چوکیدار کو نہ ہو۔ اتنی بڑی شرارت اور اتنے بڑے ظلم کے ارتکاب میں کافی وقت صرف ہونا لازمی ہے پھر پختہ قبر کے اکھاڑنے اور مضبوط تابوت کے توڑنے کی آواز بھی کافی بلند ہوگی پھر آگ کے شعلوں کا نکلنا اور اندھیری رات میں قبرستان کے اندر اسطرح آگ کا جلنا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو نہ صرف چوکیدار کو بلکہ قبرستان کے قریب سے گذرنے والوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ اور یقیناً بہت سے لوگ ایسے ہونگے جنہوں نے اپنی آنکھوں اس حادثہ کو دیکھا — ان حالات میں مجرموں کا پتہ لگانا اور انکے خلاف کارروائی کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ امید ہے کہ پولیس کے اعلیٰ افسر بذات خود اس معاملہ

فضل عمر

بشر اشتہار میں حضرت المصلح الموعود کا ایک لقب "فضل عمر" بھی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ کو حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی رنگ میں روحانی اور جسمانی مشابہت حاصل ہے۔ حال میں اللہ تعالیٰ نے ایک رنگ مشابہت کا اور بھی پیدا کر دیا ہے۔ یعنی ازواج کی مشابہت۔

ازواج حضرت عمرؓ	ازواج حضرت فضل عمر ایدہ اللہ	ازواج حضرت عمرؓ	ازواج حضرت فضل عمر ایدہ اللہ
(۱) سیدہ زینب بنت مظعون	(۱) سیدہ ام ناصر احمد	(۴) سیدہ جمیلہ بنت قیس	(۴) سیدہ سارہ بیگم
(۲) سیدہ ملیکہ بنت جرول خزاعی	(۲) سیدہ امۃ الحی	(۵) سیدہ ام کلثوم	(۵) سیدہ ام وسیم
(۳) سیدہ قریبہ مخزومیہ	(۳) سیدہ ام طاہر احمد	(۶) سیدہ لہیہ یمنی	(۶) سیدہ ام متین
		(۷) سیدہ عاتکہ بنت زید	(۷) سیدہ بشریٰ بیگم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت حضرت علی خلیفہ رابع رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کیا۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ نے

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا

سلامت برتو اے مردِ سلامت

"سلامت مے کدہ یارب سلامت پیر میخانہ
خدا کے بعد جو کچھ ہے مرا وہ میر میخانہ
میں مشتِ خاک سے اپنی مٹوں چاندی بناؤنگا
کبھی جو ہاتھ میرے آگئی اکسیر میخانہ
الٰہی دانۂ انگور میں کیسی کشش یہ تو نے رکھی ہے
کھچی رہتی ہے میرے واسطے شمشیر میخانہ
پیالہ وہ بھی ٹوٹا ہوا ہے - اور مٹی کا
یہی کچھ پاس میرے رہ گئی جاگیر میخانہ
کہاں تک خانقاہ و مدرسہ میں جستجو میری
کہ بندہ مدتوں سے ہو چکا جاگیر میخانہ
کسی کو بے پیئے رہنے نہ دیں سب مست ہو جائیں
بڑھائیں اسطرح سے احمدی توقیر میخانہ
خدا رکھے تمہیں تم ہو حسینانِ دو عالم میں
نگاہیں پڑتی ہیں تم پر کہ تم ہو پیر میخانہ
شبیہہ یار سینے سے لگائے رکھتا ہوں ہردم
مری آنکھوں میں پھرتی رہتی ہے تصویر میخانہ
خدا یاد آئے سب کچھ بھول جائے شیخ تو سُن لے
زبانِ قلقلِ مینا ہے گر تکبیر میخانہ
گلِ رعنا کھلا ہے جب سے بستانِ محمد میں
عجب خوشبو ہوئی رنگینی تنویر میخانہ
نہ آئے کوئی بھی۔ لیکن یہاں باری نہیں ملتی
وہ تھی تدبیر ملا نہ - یہ ہے تقدیر میخانہ
چلو تلچھٹ دیدو - دو مگر اپنے ہی ہاتھوں سے
نہیں ہو جائیگی کچھ اسطرح تحقیر میخانہ
اُداسی ہی اُداسی چھائی رہتی ہے جہاں ہردم
وہیں پر رہتا ہے اکثر ترا دلگیر میخانہ

درخواست دعا!

ان دنوں سندھ میں کثرت باراں کی وجہ سے جو سیلاب آرہے ہیں - اور مالی نقصانات ہو رہے ہیں ان کے سلسلہ میں محترم خان عبدالستار خاں صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جن احمدیوں کی جائیدادیں اس علاقہ میں ہیں انہیں بھی کافی نقصان پہنچ رہا ہے اور درخواست کرتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں - کہ خدا تعالےٰ مزید نقصان سے محفوظ رکھے۔ تاکہ انہیں اور جماعت کے دوسرے احباب کو دین کے لئے مالی قربانی کرنے میں زیادہ سے زیادہ حصہ مل سکے۔

صاحبزادی امۃ الوکیل کیلئے درخواست دعا!

امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کو آج صبح کی گاڑی سے لاہور لے گئے - جہاں سر گنگا رام ہسپتال میں داخل کر دیا جائے گا - کرنل بھروچہ نے معائنہ کے بعد کہا ہے - کہ سر کی ہڈی کے نیچے زخم ہے جس کا اپریشن ہوگا - احباب دعا فرمائیں - کہ اپریشن کامیاب ہو۔

موصیوں کے متعلق ضروری اعلان

بعض موصی حضرات اپنے مقام کی تبدیلی کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں دیتے - اسلئے انکو اگر دفتر ہذا سے خط لکھا جاوے تو واپس آجاتا ہے - اس سے سلسلہ احمدیہ کو مالی نقصان پہنچتا ہے اس لئے آئندہ ہر موصی کو چاہیئے - کہ جب وہ اپنے مقام کو تبدیل کرے - دفتر ہذا کو فوراً اطلاع دے - اسی طرح تنخواہ میں کمی و بیشی کی اطلاع براہ راست دفتر ہذا کو ملنی چاہیئے - تاکہ حساب درست رہے - بعض دوست صرف مقامی سکرٹری کو اطلاع کر دینا کافی سمجھتے ہیں یہ درست نہیں ہے - ہر موصی کو ہر قسم کی تبدیلی کی اطلاع دفتر ہذا کو دینی چاہیئے - سکرٹری بہشتی مقبرہ

تلاش گمشدہ ایک لڑکا نام سمیع اللہ مبارک طالب علم جماعت دہم عمر ۱۴-۱۵ سال رنگ سانولا قد ۴½ فٹ بدن درمیانہ - سر سے ننگا - بال سادہ - موٹی ململ کی نصف بازو قمیص جو نیلی نکر - دیسی پرانی جوتی - ایک کہنی پر تازہ دو زخم - ایک پاؤں پر بھی زخم ہیں - ۱۳ر اگست سے گم ہے - اگر کسی دوست کو علم ہو تو بذریعہ تار یا خط اطلاع دے - خرچ اطلاع اور میرے پاس پہنچانے کی صورت میں آمد و رفت کا کرایہ بھی شکریہ سے ادا کیا جائیگا - جمیع احباب عموماً اور خدام الاحمدیہ خصوصاً آمد و رفت پر خیال رکھیں - ... خاکسار مولوی محمد عبداللہ

جلال پور جٹاں کے شرمناک ظلم و ستم کے متعلق احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ سیالکوٹ

۱- ۱۳ر اگست کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قرار پایا - کہ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا یہ اجلاس جلال پور جٹاں کے مفسد ملا اور اسکے رفقاء کی اخلاق سوز حرکت کو کہ ایک مسلم مومنہ خاتون جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی تھی کی نعش کو دس دن کے بعد قبر اکھاڑ کر جلا دیا نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے - اور افسران پولیس ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گجرات سے مستدعا کرتا ہے کہ وہ ان مفسدوں کو قرار واقعی سزا دیکر لاکھوں احمدیوں کے رنجیدہ دلوں کو تسکین دیں۔

(۲) اس کی نقل حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گجرات - سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گجرات (پنجاب) - آنریبل وزیر اعظم پنجاب اور اخبار "الفضل" قادیان کو بھیجی جائے۔

شریف احمد برائے سکرٹری امور عامہ سیالکوٹ

جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات

مورخہ ۱۴ر اگست - جماعت احمدیہ کھوکھر غربی کا اجلاس زیر صدارت ملک سلطان علی صاحب ذیلدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا - اور مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس ہوا -

یہ اجلاس جلالپور جٹاں کے مخالفین احمدیت کا نہایت ہی انسانیت سوز ظلم کہ ایک احمدی خاتون کی لاش کو قبر اکھیڑ کر آگ لگا دی گئی کے فعل پر اظہار نفرت کرتا ہے - یہ ساری داستان اسقدر درد انگیز ہے - کہ کوئی بھی انسان خواہ کسی مذہب و ملت کا ہو جس میں انسانیت کا ذرہ ہے اسے پڑھکر غمگین و افسردہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا - یہ جلسہ ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ ظالم جفاکار مجرموں کو جنکی تعین مشکل نہیں فوراً گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دیں اور اس نہایت ہی سنگین حادثہ کے متعلق اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں نیز جس ملا کی اشتعال انگیزی سے یہ واقعہ ہوا ہے وہ سب سے پہلے قابل مواخذہ ہے - لہذا ضلع کے ذمہ دار حکام کو فوری توجہ کرنی چاہیئے - محمد صدیق سکرٹری

مولوی محمد علی صاحب سے گذارش

اخبار "پیغام صلح" ۱۶ر اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۵ پر آپ نے اپنے خطبہ جمعہ (مورخہ ۲۱ر جولائی) میں یہ ذکر کیا ہے کہ " پھر کہیں یہ تحریر ہے کہ حضرت صاحب کا الہام تھا مسیح العرب۔ اور چونکہ میاں صاحب عرب میں گئے تھے - اس لئے وہ مثیل مسیح بن گئے - یہ کہیں نہیں تو اور کیا ہے ؟" براہ مہربانی مطلع فرمایا جائے - کہ یہ الفاظ کس نے استعمال کئے ؛ اور کہاں کئے ؛ مکمل حوالہ مع عبارت درکار ہے۔

سید احمد علی قادیان

نادہندگان چندہ کے اخراج کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا - کہ ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے - کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں - تا انکو جماعت سے خارج کیا جائے - نیز فرمایا - کہ جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے - تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہیگا - اس لئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے - کہ اگر انکی جماعت میں ایسے دوست ہیں جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہیں - تو ان کا معاملہ جماعت کی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں تا اخراج کا فیصلہ کیا جا سکے -

ناظر بیت المال

مکرم خادم صاحب کی علالت

لاہور ۱۷ر اگست - خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب بخار بالکل اتر چکا ہے الحمدللہ - کل سارا دن ٹمپریچر ۹۸ سے نہیں بڑھا - کمزوری

کما حقہ تبلیغ کے لئے تعلیمی نظام میں اصلاح کی ضرورت

ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ آرزو تھی۔ کہ میں جماعت کے مدبرین جن کے ہاتھ میں جماعت کے امور کی سرانجام دہی ہے۔ نیز جماعت کی آئندہ ترقی و بہبودی پر غور و فکر کرنے والے دوستوں کی خدمت میں جماعت کی قومی تعلیم کی نسبت اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ جن کی طرف عدم توجہ کی وجہ سے ہمیں بحیثیت جماعت وہ اہم خطرہ درپیش ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ سے تیسری نسل میں ہی فیج اعوج کا زمانہ شروع ہو جائے گا۔ اور اس وقت کے مسلمانوں کے متعلق آپ نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں دوبارہ اس تلخ تجربہ سے محفوظ رکھے جو اسی سبب سے ظہور پذیر ہوا۔ کہ مسلمانوں نے ملک پر ملک فتح کئے۔ اور جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ لیکن نو واردوں اور آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا۔

معذرت

زبان اردو سے میری کم واقفیت کی وجہ سے میں اخبار میں مضمون لکھنے سے تامل کرتا ہوں۔ لیکن ۹ ماہ ظہور ۱۳۲۳ھ کے "الفضل" میں برادرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی کا مضمون بعنوان "ضرورت تبلیغ احمدیت" پڑھ کر دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ جس طرح بھی ہو جماعت کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر دوں۔ دوستوں سے امید ہے۔ کہ وہ میری زبان کے نقص اور غلطیوں کو نظر انداز کر کے جو امور میں ان کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ان پر غور کریں گے۔

ہر احمدی ذمہ وار ہے

اکثر لوگوں میں یہ عادت ہے، کہ جماعت کے کام میں جب کوئی نقص ان کو نظر آتا ہے۔ تو اسے جماعت کے ذمہ وار کارکنوں کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اپنے آپکو اس سے بالکل بری الذمہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ ماہ اپریل کی مجلس مشاورت میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک سوال پر جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ یہ جواب دینے پر مجبور ہوئے۔ کہ ایک خاص کام کے لئے جس کے اخراجات کے نئی روپیہ کی منظوری زیر غور تھی مناسب مبلغ موجود نہیں۔ تو جماعتوں کے نمائندے ہنس پڑے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ اس کمی کے لئے جماعت کا ہر فرد ذمہ وار ہے نہ کہ ناظر صاحب۔ اس وقت مجھے بھی یہی عرض کرنا ہے۔ کیونکہ جس نقص کیطرف اس وقت میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کوئی دوست اس سے بحیثیت فرد جماعت بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر جماعت کا کثیر حصہ اس طرف توجہ کرے۔ تو یہ نقص بہت جلد بخوبی دور ہو سکتا ہے۔

ایک بڑی وجہ

میں اپنے خیالات کے اظہار سے قبل دوستوں کو برادرم فضل الرحمٰن فیضی صاحب کا مضمون پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کلام سے ضرورت و اہمیت تبلیغ بیان کی۔ اور توجہ دلائی ہے۔ برادرم موصوف نے تبلیغ میں کمی کے جو وجوہ بیان کئے ہیں۔ وہ سب اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن سب سے اہم اور سب سے زیادہ ضروری وجہ کو اپنے اس مضمون میں شائد سہواً نظر انداز کر گئے۔ اور وہ یہ کہ آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت جو کہ تبلیغ کے لئے سب سے بڑا ذریعہ یا آلہ ہے۔ اور جس کی کمی وجہ تھی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے شہید ہونے کی۔ جن لوگوں نے یہ مکروہ حرکتیں کیں۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک صحابیوں میں سے نہ تھے بلکہ تابعین میں سے تھے۔ جو کہ دین اسلام کی تعلیم سے بڑی حد تک ناواقف تھے۔

تعلیم عام کرنے کی بہترین صورت

برادرم موصوف نے اس ضمن میں یہ جو تیسری وجہ بیان کی ہے۔ کہ "جماعت کے تعلیم یافتہ طبقہ میں سے اکثر نے ابھی تک دینی واقفیت حاصل کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں دی"۔ یہ اپنی جگہ درست اور صحیح ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے۔ ایسی واقفیت حاصل کرنا صرف العمل سن رسیدہ آدمی کے لئے ایک حد تک مشکل اور بعض صورتوں میں قریباً ناممکن ہے۔ یہ بات صحیح ہے۔ کہ علم و واقفیت حاصل کرنیکا وقت بچپن اور نوجوانی کا زمانہ ہے۔ اور قاعدہ کلیہ ہے کہ عموماً ایک آدمی اپنی عمر کے پہلے پچیس سال میں جو علم اور واقفیت حاصل کر سکتا ہے، وہ اپنی باقی تمام عمر میں حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کا نصف یا چوتھائی حصہ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے قوم میں Adult Education کے ذریعہ تعلیم عام کرنا مشکل ہے۔ تعلیم عام کرنے کی بہترین صورت جو ہر ترقی یافتہ قوم نے اختیار کی وہ آئندہ نسل کی تعلیم ہے۔ سن رسیدہ طبقہ کی تعلیم کی طرف بھی ضرور توجہ ہونی چاہیئے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۱۴ء میں بیعت کے بعد جب میں بنگال واپس گیا، تو اس کے تھوڑے عرصہ بعد ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے جو اس وقت جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب تھے۔ مجھے تبلیغ کے لئے پُرزور تحریک فرمائی۔ تو اس وقت میرا دل اس صدمہ سے بھرا ہوا تھا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اچھی طرح مطالعہ نہیں کر سکتا اور آپ کے لائے ہوئے خزانے مجھ تک پہنچانے کے لئے مرکز کیطرف سے بھی کوئی انتظام نہ ہوا۔ اسی رنج و قلق کے زیر اثر میں نے شاہ صاحب کو جواباً لکھا۔ کہ آپ نے کیا چیز مجھے دی ہے۔ اور میں کیا دوسروں تک پہنچاؤں؟ شاہ صاحب نے شائد اس وقت میرے مطلب کو غلط سمجھا۔ اور شائد خیال کیا کہ میں آپ کے حکم کی عدولی کر رہا ہوں لیکن اصل بات یہ تھی۔ کہ میں اپنی پیاس سے خود بے قرار تھا۔ پس سن رسیدہ لوگوں کی تعلیم کا بھی ضرور کوئی انتظام ہونا چاہیئے اور مرکز سے اس میں جس حد تک امداد پہنچانا ممکن ہو پہنچانا چاہیئے۔ جیسا کہ سید صاحب موصوف نے مشوری کی جماعت کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ ہر جماعت میں اسی طرح انتظام ہونا ممکن ہے۔ مرکز سے لٹریچر مہیا کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف اور دوسرے لٹریچر کا دوسری زبانوں میں ترجمہ بھی مہیا ہونا ضروری ہے۔

آئندہ نسل کی تعلیم

باقی رہا آئندہ نسل کی تعلیم۔ کہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس بارے میں اس وقت تک جماعت کی طرف سے بالکل بے توجہی رہی ہے۔ میرے اس مضمون میں اسی طرف جماعت کی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔ آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو نظام ہمارے ملک میں ہے۔ وہ سکول اور کالج ہے۔ اور ان کا یہ حال ہے، کہ ان کی تعلیم کا مقصد صرف دنیا کمانا ہے، خواہ وہ سرکاری نوکری کے ذریعہ ہو، خواہ تجارت اور دوسرے کسی پیشے کی صورت میں۔ بچوں کو ایسی تعلیم دلا کر پھر ان سے امید رکھنا کہ وہ دین سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور تبلیغ کے قابل بنیں۔ یہ خیال خام ہے۔ شرابیوں کی صحبت میں رکھ کر یہ امید رکھنا کہ ہمارے بچے متقی بنیں گے امید لاحاصل ہے۔ سکول اور کالج کے نصاب کیطرف توجہ کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کی کلی غرض دنیوی علوم حاصل کرنا ہے۔ اور اس تعلیم کی روح ہی فاسد ہے۔ قادیان نیز دوسرے مقامات میں بعض اسلام دوست سکول اور کالج کے نصاب کے ساتھ تھوڑی سی دینی تعلیم کا انتظام کر کے خوش ہیں۔ کہ ہم نے بچوں کی دینی تربیت کا انتظام کر لیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ آسام کے ڈائرکٹر تعلیم نے سلہٹ کے کسی ہائی سکول کا معائنہ کیا۔ جس میں سکول کے منتظمین نے سکول کی تعلیم کے ساتھ درزی کا کام اور دوسری کسی صنعتی تعلیم کا انتظام کر رکھا تھا۔ ڈائرکٹر صاحب نے رپورٹ میں لکھا۔ کہ "میں منیجروں کو ان کے کام سے روکتا تو نہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ یہ کام ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی میڈیکل کالج سے انجینئر پیدا کرنے کا خیال یا کسی انجینئرنگ کالج سے تجارت سکھانے کی امید۔ سکول اور کالج اسلئے قائم کئے گئے ہیں کہ اس سے سرکاری یا دوسرے دفاتروں کے عملے پیدا ہوں۔ ایسے کاموں کے لئے لوگوں میں اب بھی دلچسپی ہے۔ اور وہ اسی امید پر سکول اور کالج میں بچے بھیجتے ہیں۔ ایسی

حالت میں یہ امید کرنا کہ سکول اور کالج میں خاطرخواہ صنعتی تعلیم کا انتظام ہو سکتا ہے خیال خام ہے۔" میں اسی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

قادیان کا سکول اور کالج

قادیان میں ہائی سکول ہے اور اب کالج بھی قائم ہو گیا ہے۔ ان میں خدا کے فضل سے کافی طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دونوں جگہ دینیات سکھانے کا بھی کچھ انتظام ہے۔ نصاب میں چند کتب رکھی گئی ہیں۔ لیکن دونوں کی کامیابی بہرحال اس امر پر منحصر ہے۔ اور اسی ماپ کے ساتھ کامیابی ماپی جائیگی۔ کہ کتنے بچوں کو وہ امتحان میں کامیاب کرا سکے۔ اس حالت میں لازمی بات ہے کہ طالب علموں اور استادوں کی توجہ اسّی یا نوّے ۹۰ فیصدی یونیورسٹی کے امتحان پاس کرانے کی طرف ہو۔ وہ والدین جو بچوں کو یہاں تعلیم کیلئے بھیجتے ہیں انکا مقصد بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ انکے بچے یونیورسٹی کے امتحان پاس کریں۔ اگر اس کے ساتھ کچھ دینی تعلیم بھی حاصل ہو گئی۔ تو بہتر۔ ایسے حالات میں حیرت کا مقام ہوگا۔ اگر ہم یہ امید کریں کہ یہاں سے پاس شدہ بچے دین سے کماحقہٗ واقف ہونگے۔ اور تبلیغ میں عملی دلچسپی لے سکیں گے۔ وہ چندے تو دینگے اور فرصت کے وقت دوستوں میں احمدیت کی تعریف بھی کریں گے۔ لیکن ان کے ذہن میں یہ بات ضرور ہوگی۔ کہ باقاعدہ تبلیغ کرنا ہمارا کام نہیں۔ یہ مبلّغوں کا کام ہے۔ اور چونکہ وہ چندہ دیں گے اس لئے اپنے دل میں مبلّغوں پر ایک قسم کی اپنی برتری محسوس کریں گے۔

اس وقت ہماری جماعت کے جتنے بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے نوّے ۹۰ فیصدی سکول اور کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ بچے تحصیل علم کے بعد روزی کی تلاش میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور جب انکو روزی کی کوئی مستقل صورت میسّر آ جاتی ہے۔ تو اسوقت ان کی عمر ۲۵ سال سے تجاوز کر جاتی ہے۔ پھر انکے لئے دینی تعلیم کماحقہٗ حاصل کرنا امر محال ہوتا ہے۔ اور طبعی طور پر وہ عملی تبلیغ سے ہچکچاتے ہیں۔ کیونکہ تبلیغ کرتے وقت اکثر ایسے سوالات پیش آتے ہیں۔ جو انکے علم سے باہر ہوتے ہیں۔

مدرسہ اور جامعہ احمدیہ

رہا مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ۔ انکی تعلیم موجودہ زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے نہایت ناقص ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد کئے ہوئے ہے مدرسہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم یافتہ لوگوں کو کسی بڑی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ زبانی تو ہم کہتے ہیں۔ کہ مدرسہ اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور دینی تعلیم کی ضرورت کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر جماعت کے جسقدر خوشحال لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن بھی ان میں سے اکثر اپنے بچوں کو اس تعلیم کے لئے وقف نہیں کرتے ایک دفعہ مجھے ایک مبلغ کے لئے ایک اعلیٰ کارکن کے ہاں نکاح کی تجویز پیش کرنے کا اتفاق ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ لڑکا تو مبلغ ہے۔ وہ میری لڑکی کو کہلائیگا کیا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس ذہنیت کی طرف اپنے ایک خطبہ میں اشارہ فرمایا ہے۔ فرمایا مبلغین یا واقفین زندگی کو امیر گھرانے کی طرف نسبت کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے لیکن جماعت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنیکے وعدہ کے بعد بھی دنیا والے کو دین والے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور پھر خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ہماری اولاد دین دار ہو۔

مجھے اپنی ملازمت کے زمانہ کا ایک واقعہ یاد آیا۔ کہ ایک دفعہ ایک مدرسہ کی طرف سے سرکاری امداد کے لئے میرے پاس درخواست آئی۔ اور مدرسہ کے منیجروں نے مجھے امداد کے لئے بار بار اصرار کیساتھ تنگ کیا۔ چونکہ میری رائے میں اس جگہ مدرسہ کی ضرورت نہیں تھی اسلئے مجھے کوئی مدد دینا بھی منظور نہ تھی منیجروں کے اصرار پر میں مدرسہ کے معائنہ کے لئے گیا۔ اور ان کے منٹ بک Minute Book طلب کئے۔ منیجروں کے نام میرے سامنے تھے۔ اور ایک ایک کر کے میں نے سب کے متعلق دریافت کیا۔ کہ کس کس کے بچے مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ایک کا بھی کوئی بچہ نہیں پڑھتا۔ سب کے بچے ہائی سکول یا کالج میں ہیں۔ انہوں نے مدرسہ کو غریب جاہل مسلمانوں کے لئے ایک ڈھکوسلا بنا رکھا تھا۔ میری یہ بات جتلانے پر اکثر حاضر منیجر شرمندہ ہوئے اور پھر امداد کے لئے اصرار کرنے سے باز آئے۔ خدا نہ کرے کہ ہم احمدیوں کا بھی یہ حال ہو۔ اور ہم اپنے بچوں کو سکول اور کالج میں بھیجکر مدرسہ احمدیہ کو غریب احمدی بچوں کیلئے ایک ڈھکوسلا بنا رکھیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے داخل کر کے ہمیں دینی تعلیم کے لئے ایک عملی ترغیب دلائی ہے۔ لیکن ہم میں سے کتنے ہیں کہ آپکے اس اسوۂ حسنہ پر کاربند ہوئے؟

ایک سوال اور جواب

ایک عرصہ ہوا جب میں بنگال تھا۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سے میں نے ایک سوال پوچھا کہ جماعت اور سلسلہ کے کام کیلئے دل میں جو جوش و سرور محسوس کرتا ہوں۔ اسمیں کہاں تک شیطان اور نفس کا وسوسہ ہے اور کہاں تک فرشتے کی تحریک۔ اسکی حقیقت کس طرح معلوم ہو۔ انہوں نے مجھے اس کا ایک نہایت ہی لطیف جواب دیا۔ جو یہ تھا کہ ہمارے لئے اس سوال کا حل تو بہت آسان ہے۔ ہم میں خدا کے فضل سے اس کا خلیفہ موجود ہے۔ خلیفہ کے احکام ہمارے نفس کیلئے بعض میٹھے ہوتے ہیں اور بعض تلخ۔ اگر تلخ حکم کی تعمیل میں بھی آپ وہ سرور محسوس کرتے ہیں جو میٹھے حکم کی تعمیل میں۔ تب آپ سمجھئے کہ آپ کا جوش اور ولولہ خدا کیلئے ہے۔ ورنہ یقین جانئے کہ وہ نفسی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کام یقیم الشریعۃ یعنی شریعت کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ یہی کام حضرت مصلح موعود کے بھی سپرد ہے۔ کیا اس کام میں جماعت نے انکی پوری پوری اطاعت کی ہے؟ سہل اور میٹھے احکام میں تو ضرورت اطاعت کی ہے لیکن اولاد کی تعلیم کے بارہ میں جو مثال آپ نے پیش فرمائی ہے۔ ہم میں سے کتنوں نے اس میں آپ کی اتباع کی ہے؟

اس ضمن میں مجھے ایک اور بات یاد آ گئی۔ اگرچہ مضمون کے ساتھ اس کا کوئی ضروری تعلق نہیں لیکن خلیفہ کی کامل اتباع اور اطاعت کے ساتھ اس کا تعلق ضرور ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ تعدد ازواج پر عمل کر کے دکھلایا ہے۔ اور گالیوں اور بدزبانیوں کی بوچھاڑ کی کوئی پروا نہیں کی۔ کیا اس موقعہ پر جب کہ چاروں طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ دلیری سے کوئی اور بھی سامنے آیا۔ اور اس بارے میں اس نے اپنے خلیفہ کا ساتھ دیا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دشمن کی گالیاں سنتے ہوئے ہم میں سے چند ایک معزز دوست اپنے آقا کا ساتھ دیتے اور دنیا پر عملی طور پر ثابت کر دیتے کہ ہم دین کے کام میں کسی لعنت کرنیوالے کی لعنت سے نہیں ڈرتے

ناقص تعلیم

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ دینی تعلیم کی ایسی حالت کا ایک بڑا سبب یہ ہے۔ کہ وہ تعلیم جو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں دی جاتی ہے۔ وہ موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے ناقص ہے دوسری طرف سکول اور کالج میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ ہماری جماعت کے اعلیٰ مقاصد کے بالکل خلاف ہے، جماعت کے کارکن اور مدبرین اس عقدہ کو حل کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ اس وقت یہ حالت ہے۔ کہ جماعت کا خوشحال کارکن و ذی اثر طبقہ دنیوی تعلیم کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اور غریب و بے اثر حصہ کو ہم مدرسہ کی تعلیم کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ دھکیل رہے ہیں کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ جہاں تک مجھے علم ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے اکثر حصے کو وظیفہ یا معافی فیس کی رعایت سے ہم مدرسے میں داخل کرتے ہیں کیا ہم ایسے بچوں سے امید کر سکتے ہیں کہ وہ قوم میں اخلاقی تبدیلی کرنے میں کامیاب ہونگے؟ اور احمدیت کی اشاعت کا باعث۔ الّا شاذ و نادر

موجودہ تعلیم کے نقائص

ان حالات میں غور کرنا چاہیئے کہ سکول اور کالج کی تعلیم میں کیا نقائص ہیں۔ اوّل تو سرکاری نصاب میں دینی تعلیم کا کوئی حصہ ہی نہیں۔ دوم اخلاقی تعلیم کا حصہ بھی بہت کم ہے۔ سوم اسلامی تاریخ کا حصہ بھی بہت کم ہے۔ چہارم بزرگان دین کی تعلیم بالکل مفقود ہے مسلمانوں کی تاریخ میں جو کچھ داخل ہے اسمیں مسلمانوں کو نہایت خراب صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ برخلاف اس کے غیر مسلم اور خاصکر یوروپین اقوام کی تصویریں بڑے سنہرے رنگ میں کھینچی گئی ہیں جن سے مسلمان بچوں کے دل میں فطرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسلمان بحیثیت قوم دوسری اقوام کی نسبت کوئی شان نہیں رکھتا۔ بلکہ ان سے کم درجہ پر ہے۔ اپنے خیالات کا اثر

بچوں اور نوجوانوں پر بہت زہریلا ثابت ہوتا ہے۔

تعلیم کیسی ہونی چاہیئے

ہر احمدی کے لئے قرآن شریف کا علم سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کی سنت و اسوہ حسنہ کا علم بہت لازمی ہے کیونکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مرگ پر فرما چکے ہیں کہ یہی دو چیزیں آپ اپنی اُمت کے لئے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ بعد اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات۔ کتب اور آپکے اسوہ حسنہ کا علم بھی ہر احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہی وہ دولت ہے جس کو لٹانے کیلئے آپ دنیا میں مبعوث ہوئے۔ آپ نے فرمایا جو احمدی آپ کی کتابوں کا بار بار مطالعہ نہیں کرتا اس کا ایمان خطرہ میں ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ان تینوں چیزوں کا ہر احمدی کے نصاب تعلیم میں درج ہونا از بس ضروری ہے۔ علاوہ اس کے علم احادیث نبوی۔ فقہ۔ اسلامی تاریخ اور اسلامی تہذیب و تمدن کے بارے میں ایک حد تک علم ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے بچوں کے دل میں قومی فخر اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ سرکاری سکول کے نصاب میں ان سب مضامین کا اندراج ناممکن ہے۔ لیکن ان مضامین کو چھوڑ کر تعلیم احمدی بچوں کے لئے بالکل بیکار اور نامکمل ہوگی

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

یہ بات ممکن نہیں کہ ہم اپنی جماعت میں سے اس وقت ایک حصے کو دنیوی تعلیم کے لئے چھوڑ دیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ چاروں طرف سے National Mobilization اور Totalitarian Endavour اور All out preparation کا شور ہے یعنی قوم کا ہر فرد چھوٹا بڑا۔ امیر غریب۔ مرد عورت سب جہاد کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اپنا سب کچھ جان و مال و عزت قومی مفاد کی خاطر قربان کر دیں۔ اس لئے اس وقت ہم اپنی نسل کے ایک حصے کو دنیوی تعلیم حاصل کرنے اور ایک حصے کو دینی تعلیم پانے کے لئے تقسیم نہیں کر سکتے سب احمدی بچے، بچیوں کیلئے بلا استثناء اس وقت دینی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ دنیا میں ہمارے لئے خدا کے فضل کا جو حصہ مقرر ہے ہم اس کی تلاش سے غافل ہو جائیں دینی تعلیم کا حصول دنیوی فضائل حاصل کرنے میں کوئی روک نہیں۔ یہ ایک شیطان کی طرف سے دھوکہ ہوگا۔ اگر ہم سرکاری نصاب کی پروا نہ کریں تو ہم دینی تعلیم کما حقہ حاصل کر کے بھی دنیاوی علوم۔ ہنر اور فن اس طرح اور اس مقدار میں حاصل کر سکتے ہیں جو ہماری دنیاوی ترقی کے لئے بہر صورت کافی ہوں۔ اس وقت اس مضمون میں نصاب سے متعلق تفصیلی بیان کی طرف نہیں جاتا صرف جماعت کے دوستوں کی خدمت میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم اپنی جماعت کے مقصد و مدعا کے حسب حال بچوں کی تعلیم کیلئے نصاب تیار کریں۔ اور اسی نصاب پر اپنی تمام نسل کو چلائیں جس کے نتیجے میں ہمارے تمام تعلیم یافتہ بچے و بچیاں دین سے پوری طرح واقف ہو جائیں بغیر اس کے کہ وہ I.C.S یا P.C.S یا ڈاکٹر یا وکیل وغیرہ نہیں لیکن یہ امر اسی وقت تک عقدہ لاینحل ہی رہے گا۔ جبتک ہماری جماعت کے مدبرین کا یہ خیال ہو کہ ہم اپنے بچوں کو تو سرکاری سکولوں اور کالجوں میں پڑھائیں۔ اور دوسرے غریب طبقہ کے لئے دینی تعلیم کا نصاب بنائیں۔ اگر ایسے لوگوں کو بھی مجبور کیا جائے کہ اپنے بچوں کو بھی اسی مجوزہ قومی نصاب کے مطابق تعلیم دلائیں تو ایک ایسا نصاب جس سے ہمارے دینی و دنیوی مقاصد دونوں حاصل ہوں تیار ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

یہی ایک گر ہے جس سے ہماری تبلیغی مشکلات حل ہو سکتی ہیں جب ہم میں سے ہر تعلیم یافتہ فرد قرآن، سنت اور دینی بزرگوں کی تعلیم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واقف ہوگا تو پھر وہ جس جگہ پر جس حال میں بھی ہوگا تبلیغ کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

شاید کسی دوست کے دل میں شبہ ہو کہ تعلیمی نصاب سرکاری ملازمت کے راستے میں ہمارے لئے روک ہوگا۔ مگر وہ تسلی رکھیں ایسا ہونا قطعاً ضروری نہیں۔ ضرورت

۴۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

قادیان میں دکانات اور مکانات کیلئے بہت عمدہ موقعہ

غلہ منڈی متصل ریلوے سٹیشن میں قابل فروخت قطعات

چونکہ آج کل قادیان میں سکنی اراضی کی سخت قلت ہو رہی ہے۔ اور خریدنے والے احباب کی خدا کے فضل سے بہت کثرت ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ قادیان کی غلہ منڈی متصل ریلوے سٹیشن مزید قطعات فروخت کئے جائیں۔ غلہ منڈی کا نقشہ ایک وسیع مستطیل کی صورت میں ہے۔ جس کے اندر ایک بہت بڑا صحن تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ریلوے روڈ کی جانب چالیس فٹ کی فراخ سڑک گذرتی ہے۔ یہ قطعات گو دراصل دوکانوں کے لئے مقصود ہیں۔ لیکن چونکہ پلاٹوں کا رقبہ بڑا رکھا گیا ہے۔ اس لئے ان میں بالا خانوں کی صورت میں رہائشی مکان بھی بہت عمدہ بن سکتے ہیں۔ چنانچہ شرقی اور غربی اطراف کے قطعات کا رقبہ فی پلاٹ تین مرلے دو سرساہی سترہ فٹ ہے۔ اور شمالی اور جنوبی قطعات کا رقبہ فی پلاٹ پانچ مرلے چار سرساہی بارہ فٹ ہے اور پیمائش حسب ذیل ہے۔ یعنی غربی و شرقی قطعات کا ماتھا ساڑھے سولہ (۱۶½) فٹ ہے اور گہرائی پینتالیس ۴۵ فٹ۔ اور شمالی و جنوبی قطعات کا ماتھا ساڑھے سولہ (۱۶½) فٹ اور گہرائی پچھتر ۷۵ فٹ ہے۔ اور ہر پلاٹ کے سامنے ایک فراخ تھڑا بھی چھوڑا گیا ہے جسے خریدار کو استعمال کا پورا پورا حق ہوگا۔

قادیان چونکہ خدا کے فضل سے نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ اور اس کی تجارت بھی دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اس لئے انشاء اللہ یہ منڈی کسی دن نہایت بارونق منڈی بننے والی ہے اور موجودہ وقت میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ باوجود سکنی اراضی کی قلت کے دوستوں کو قادیان کی آبادی میں ریلوے سٹیشن کے قریب نہایت باموقع قطعات مل جائیں گے۔ اور ان کا فالتو روپیہ محفوظ ہو جائے گا۔ آج سے پندرہ سال پہلے جب اس منڈی کے بعض قطعات فروخت کئے گئے تھے۔ تو اس وقت ان کی قیمت دو سو روپے فی مرلہ تک پہنچی تھی۔ اب حالات بہت بدل چکے ہیں۔ اور قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم دوستوں کی سہولت کے لئے اس وقت چھوٹے قطعات کی صورت میں صرف سوا دو سو روپے فی مرلہ۔ اور بڑے قطعات کی صورت میں اڑھائی سو روپیہ فی مرلہ قیمت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو بہر صورت نقد وصول کی جائے گی

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ غلہ منڈی میں گو بظاہر سکنی اغراض کے لحاظ سے پلاٹوں کا رقبہ کم ہے۔ کیونکہ اصل غرض دکانوں کی تعمیر ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں ایک نہایت وسیع صحن اور ایک فراخ تھڑا مفت چھوڑنا پڑا ہے اس لئے اگر سارے رقبہ پر پھیلا کر دیکھا جائے تو یہ قیمت موجودہ حالات کے لحاظ سے زیادہ نہیں اور آئندہ چل کر تو یقیناً اسے بہت سستا سمجھا جائے گا۔ یہ تصریح بھی ضروری ہے کہ بعض اہم جماعتی مصالح کے ماتحت منڈی کے قطعات کے متعلق ادنیٰ ملکیت کے حقوق فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے رہیں گے۔ مگر جیسا کہ شرائط میں تصریح کر دی گئی ہے۔ اس کا عملی اثر خریداروں کے لئے قریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

خواہشمند اصحاب اپنی درخواست فوراً بھجوا دیں۔ کیونکہ چند درخواستوں کے جمع ہو جانے کے بعد تقسیم کا فیصلہ کیا جائے گا۔ والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن - ۱۸ اگست - شمالی فرانس میں امریکن دستے پیرس سے اب تیس میل دور ہیں اور انہوں نے کئی اہم شہروں پر قبضہ کرلیا ہے - اب اتحادی توپوں کی گولہ باری پیرس کے شہریوں کو سنائی دیتی ہے - پیرس کی پولیس نے ہڑتال کر دی ہے - اور جرمنوں کے بار بار کہنے کے باوجود کام نہیں کرتی - جرمن تیس میل لمبے مورچے پر پیچھے ہٹ رہے ہیں اتحادی بمبار ان پر بم برسا رہے ہیں - اور پیدل فوج ان کا پیچھا کرتی جا رہی ہے - یہاں اب جرمنوں نے مقابلہ بند کر دیا ہے - جنوبی فرانس میں اتحادی فوجیں طولون کی اہم بندرگاہ سے اب صرف چند میل دور ہیں -

الجیرز ریڈیو نے جرمن فوجوں کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ تمہیں جنگی چالوں و لڑائی دونوں میں شکست دی جا چکی ہے ہزاروں اتحادی سپاہی ساحل پر اتر چکے ہیں - اور ہزاروں ابھی اور اتریں گے - اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہتھیار ڈال دو کہ یہی تقاضائے دانشمندی ہے -

لنڈن ۱۸ اگست - اٹلی میں فلورنس کے محاذ پر گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی -

واشنگٹن ۱۸ اگست - ٹوکیو سے چھ سو میل دور جزیرہ بون میں جاپانی آبدوزوں کے اڈہ پر زور کی بمباری کی گئی -

لنڈن ۱۸ اگست - کاگنو کے شمال مغرب میں روسیوں نے جرمنوں کے [illegible] حملوں کو روک لیا - اور اب روسی فوجیں مشرقی پرشیا کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں اور بالٹک کے علاقہ میں اپنی گھری ہوئی فوجوں کو کمک پہنچانے کے لئے جرمن سر توڑ کوشش کر رہے ہیں - اور ایک ریلوے جنکشن کو واپس لینے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے پولینڈ میں روسی اب وارسا کے بھی پاس پہنچ گئے ہیں - خفیہ پول فوج نے اب ہر جگہ بغاوت شروع کر دی ہے -

دہلی ۱۸ اگست - ٹیڈم جانے والی سڑک کے جنوب کی طرف جو اتحادی فوج بڑھ رہی ہے - اس نے برما کی سرحد کو پار کرلیا - اور اب دو میل اندر جا چکی ہے - منی پور کے علاقہ میں اب صرف بچا رہا جاپانی باقی ہیں - اور وہ بھی اپنی جانیں بچانے کیلئے ادھر ادھر بھاگے پھرتے ہیں - پانچ ماہ قبل جاپانیوں نے ہندوستان پر چڑھائی کی جو مہم شروع کی تھی - اس میں وہ بری طرح ناکام ہو چکی ہے

دہلی ۱۸ اگست - گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان حال میں کچھ خط و کتابت ہوئی ہے جو شائع ہو چکی ہے - گاندھی جی نے وائسرائے کو لکھا تھا کہ برطانی حکومت ہندوستان کی فوری آزادی کا اعلان کرے - مرکز میں ایسی نیشنل گورنمنٹ بنائی جائے - جو سنٹرل اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہو - فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ہندوستان پر کوئی اقتصادی بوجھ نہ پڑنا چاہیئے - یہ مطالبات منظور ہونے پر میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دوں گا کہ سول نافرمانی ترک کر دے - اور جنگی کوششوں میں تعاون کرے وائسرائے نے اس پیشکش کو نامنظور کرتے ہوئے گاندھی جی کے ساتھ سمجھوتہ کی بات چیت کرنے سے انکار کر دیا - اور لکھا ہے کہ جب تک جنگ جاری ہے - ہندوستان کے آئین میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں -

بمبئی ۱۸ اگست - مسٹر جناح کو بخار آگیا ہے - ۱۹ اگست کو ان کی ملاقات گاندھی جی سے مقرر تھی - جسے انہوں نے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ملتوی کر دیا ہے - اور گاندھی جی کو بذریعہ تار اس سے مطلع کر دیا ہے -

لنڈن ۱۸ اگست - ایک اڑن بم بکنگھم محل پر گرا - محل کی کئی کھڑکیاں اور کھڑکیوں کے فریم اڑ گئے - نواح میں قریباً نصف درجن درخت بھی جل گئے - ایک چھوٹا سا گرمائی مکان بھی بری طرح تباہ ہو گیا - ایک ٹینس گراؤنڈ بھی برباد ہو گئی - جانی نقصان کوئی نہیں ہوا -

ٹانڈلیانوالہ ۱۸ اگست - موسلا دھار بارش کی وجہ سے منڈی ماموں کانجن زیرآب ہے ایک سو عورتیں اور بچے گوردوارہ میں پناہ گزین ہیں - جہاں ان کے کھانے پینے کا انتظام بھی کیا گیا ہے -

مانسہرہ ۱۸ اگست - گڑھی حبیب اللہ کے ہندوؤں اور سکھوں میں ایک گوردوارہ کے سلسلے میں جو نزاع تھا - اس میں فریقین میں صلح نہیں ہو سکی - اور فریقین کی ضمانتیں منسوخ کر کے انہیں حوالات میں بھیج دیا گیا ہے -

لنڈن ۱۸ اگست - شمالی فرانس میں جو ایک لاکھ جرمن فوج گھری ہوئی تھی - اس میں سے ساٹھ ہزار بچ کر نکل گئی ہے

لنڈن ۱۸ اگست - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مارشل رومیل ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہے - اس نے ایک انٹرویو میں کہا کہ انگریز میری موت کی خبر کئی بار اڑا چکے ہیں مگر میں بہت جلد محاذ جنگ پر پہنچنے والا ہوں -

لنڈن ۱۸ اگست نیوز کرانیکل کے ڈپلومیٹک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بہت لمبی ہوگی - اور ختم بھی ہوئی تو ۱۹۱۸ء کی طرح ہرگز ختم نہ ہوگی ہٹلر اور اس کے ساتھی آخر دم تک لڑنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں - اور وہ ہر اس شخص کو ٹھکانے لگا رہے ہیں جو کچھ بھی اثر و رسوخ رکھتا ہے - اور قوم کو ہتھیار ڈالنے کا سبق دے سکتا ہے - حتی کہ جرمن فوج کا شیرازہ اگر بکھر بھی گیا تو نازی لیڈر پھر بھی لڑائی ختم نہ کریں گے بلکہ خفیہ مزاحمت جاری رکھیں گے -

واشنگٹن ۱۸ اگست - مسٹر روزویلٹ بحرالکاہل کے علاقہ میں ۱۵ ہزار میل کا سفر ختم کر کے آئے ہیں - آج آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جرمنی اور جاپان اگر اپنی حدود کے باہر ہی ہتھیار ڈال دیں - تو بھی اتحادی فوجیں ضرور ان ممالک میں داخل ہوں گی - اور ان پر قبضہ کر کے رہیں گی -

کراچی ۱۸ اگست - کثرت باراں کی وجہ سے جودھ پور ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے - اور بمبئی کی طرف جانے والے مسافر رستے میں رکے ہوئے ہیں -

لنڈن ۱۸ اگست - جنوبی فرانس میں اتحادی اپنے مورچہ کو اور چوڑا کر رہے ہیں اور سب مورچوں پر بڑھ رہے ہیں - ان کو رسد اور کمک برابر پہنچ رہی ہے - وسطی محاذ پر وہ ۲۵ میل اندر کی طرف جا چکے ہیں - اب لڑائی اس جگہ ہو رہی ہے - جو کال کے ہوائی اڈے کے پاس ہے - طولون سے اب ہماری فوجیں صرف دس میل دور ہیں اب تک سات ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں اور مزید کئے جا رہے ہیں -

لنڈن ۱۸ اگست - روسی توپیں اب جرمن شہروں پر گولے برسا رہی ہیں - تازہ دم جرمن دستے پچھلی صفوں سے آگے آ رہے ہیں - اور خندقیں کھود کر اس علاقے میں پاؤں جما رہے ہیں جس پر کسی کا بھی قبضہ نہیں -

لنڈن ۱۸ اگست - اٹلی میں ہماری فوجوں نے دریائے ٹائبر کے دونوں کناروں پر دشمن کی بعض چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور رسنی دستے خوب سرگرمی دکھا رہے ہیں - فلورنس میں اہل شہر کو کھانا وغیرہ مہیا کیا جا رہا ہے -

واشنگٹن ۱۸ اگست - اتحادی حملوں کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بحرالکاہل میں جاپانی بیڑا سلیبس اور سیلان کے جزیروں تک پیچھے ہٹ گیا ہے